بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
روز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۲۱ شعبان ۱۳۹۱ھ ۱۲ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

عزیزہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ بنت محترم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کا نکاح مبلغ پینتیس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم مکرم محمد الیاس چوہدری بی۔ ایس۔ سی (پنجاب) بی۔ ایس۔ سی الیکٹریکل انجینئرنگ (البرٹا یونیورسٹی) کینیڈا، ابن مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف ساہیوال کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۶ راکتوبر ۱۹۷۱ء کو دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(مبارک مصلح الدین احمد نائب وکیل المال ثانی ربوہ)

جماعت احمدیہ لائل پور نے زراعت کے ریفریشر کورس کا انتظام کیا ہے۔ جملہ سیکرٹریان زراعت سے التماس ہے کہ وہ ۱۳/۱۰ کو صبح ۹ بجے سابقہ بلڈنگ دیہات سدھار واقع جیل روڈ بالمقابل اسلام آباد لائل پور پہنچ جاویں رہائش اور کھانے کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔

(وکیل الزراعت ربوہ)

میری بھتیجی عزیزہ زاہدہ اختر دختر ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ اہلیہ مبارک احمد صاحب انصاری لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ راولپنڈی میں پتہ کے اپریشن کے لئے ملٹری ہسپتال میں داخل ہوئی ہیں اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عبد السمیع ربوہ)

(مرزا عبد السمیع سٹیشن ماسٹر ربوہ)

روحانی۔ علمی اور دینی ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں (۲۹) سالانہ اجتماع کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوگیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خدام سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

ہمارا ملک اس وقت اپنی تاریخ کے ایک نہایت نازک اور اہم دور میں سے گذر رہا ہے

تمام احمدی نوجوانوں کو وطن عزیز کی خاطر ہر قربانی اور خدمت کیلئے تیار رہنا چاہیئے

ربوہ۔ ۱۱ اخاء۔ کل ۱۰ اخاء کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع تین دن تک ذکر الٰہی، علمی و دینی مصروفیات اور رضاکارانہ نظم و ضبط کے پاکیزہ ماحول میں جاری رہ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور اور ایمان افروز اختتامی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔

حضور نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام الاحمدیہ کو خصوصی طور پر یہ نصیحت فرمائی کہ ہمارا ملک اس وقت ایک نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اسلئے وہ اپنے عزیز وطن کی حفاظت اور سالمیت کی خاطر ہر قربانی اور خدمت کیلئے تیار رہیں۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کو خدمت کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے۔ اسی لئے بلا امتیاز ہر ایک کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ حضور نے صدر پاکستان کے ایک حالیہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر کی تلقین فرمائی کہ ہمیں ہر اس قول اور فعل سے اجتناب کرنا چاہیئے جس سے ملک میں کمزوری یا بددلی پیدا ہو۔ خدا کرے کہ سارے پاکستانی بھائی مادر وطن پر قربان ہونے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن ایک احمدی کو تو بہرحال اس معاملہ میں ہرگز کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے اور ملک و ملت کی خاطر قربانی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔

حضور کل سہ پہر ساڑھے تین بجے خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ خدام الاحمدیہ نے اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اللہ اکبر۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح۔ زندہ باد کے نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم ظفر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مبارک منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اور اسکے بعد حضور نے اپنے دست مبارک سے اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کو علم انعامی عطا فرمایا اور اطفال احمدیہ ڈرگ روڈ کو سند امتیاز عطا فرمائی۔ یہ ہر دو مجالس اس سال اپنی کارگذاری کے لحاظ سے اول اور دوم رہیں۔ نیز حضور نے قیادت ضلع سرگودھا کو اول قرار پانے پر شیلڈ اور قیادت ضلع لاہور کو دوم آنے پر سند امتیاز عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ کے بعض انتظامی امور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی بڑی مجالس مثلاً کراچی اور لاہور میں خدام الاحمدیہ کے قائدین مجالس کو پوری طرح منظم کرنے اور ان کی استعداد کے مطابق ان سے کام لینے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ مجلس انصار اللہ کراچی کو کئی مجالس میں تقسیم کرنے کا جو تجربہ کیا گیا تھا وہ خاصا کامیاب رہا ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ظاہری اور ٹھوس نتیجہ یہ ہمارے سامنے آیا کہ ایک مجلس کی حیثیت میں اس کا جو سالانہ چندہ تھا۔ وہ متعدد مجالس میں تقسیم ہوجانے کے بعد تین گنا ہو گیا۔ اس لئے میں نے یہ ہدایت کی تھی کہ بڑے بڑے شہروں کی قیادت کو مختلف قیادتوں میں تقسیم کر دیا جائے صدر خدام الاحمدیہ نے جو رپورٹ دی ہے اور جسے میں نے منظور کر لیا ہے۔ اسکے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کو پانچ۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو سات اور مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو دو قیادتوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پندرہ دن کے اندر ان قیادتوں کے انتخاب ہو جانے چاہئیں۔ اور تین ہفتے کے اندر اندر ان کی منظوری چلی جانی چاہیئے۔ تاکہ قیادتیں نئی شکل میں اپنا کام جلد شروع کر سکیں۔

اس کے بعد حضور نے صدر پاکستان کے ایک بیان کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے اپنی قوم کو اعتماد میں لے کر یہ کہا تھا کہ ہمارا ملک اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہا ہے اس لئے پاکستانی عوام کو چاہیئے کہ وہ ایسی تمام باتوں سے اجتناب کریں جن کے نتیجہ میں بے چینی یا گھبراہٹ پیدا ہو۔ وہ ہر اس قول اور ہر اس فعل سے بچیں جس سے ملک میں کمزوری پیدا ہوتی ہو اور دشمن کو فائدہ پہنچتا ہو۔

حضور نے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا اس سلسلہ میں میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور اپنے عزیز بھائیوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تمہاری مادر وطن آج تمہیں پکار رہی ہے وہ تم سے قربانی چاہتی ہے تم اسکی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ (باقی صفحہ ۷ پر)

(مسعود احمد دہلوی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲-اخاء ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول دعاؤں اور اجتماعی ذکرِ الٰہی کے بابرکت ایام

گزشتہ ہفتہ کے دوران ہم متعدد اداراتی مضامین میں جماعت کی ذیلی تنظیموں کے تحت منعقد ہونے والے اجتماعوں کی غیر معمولی برکات پر روشنی ڈال کر وحدت قومی کے استحکام اور سال بسال نئی حیات سے مالا مال ہونے کے خصوصی التزام کے لحاظ سے ان کی بنیادی اہمیت کو واضح کر چکے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے انتیسویں سالانہ اجتماع کے کامیاب انعقاد کے بعد آج ہم روحانی بلوغت اور اسکی توانائیوں سے مالا مال عمر رسیدہ و پختہ کار غلامانِ مسیح کامران و کامگار یعنی مجالسِ انصار اللہ کے اراکینِ وفا شعار کی خدمت میں ان کے عنقریب منعقد ہونے والے سولہویں مرکزی سالانہ اجتماع سے متعلق حصولِ ثواب کی نیت سے چند گزارشات کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ انہیں بہت عرصہ قبل ہی علم ہو چکا ہے، ان کا یہ اجتماع ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء (اکتوبر) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہو رہا ہے۔ وہ جانتے ہیں اور اپنے سالہا سال کے تجربہ کی بناء پر اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا یہ روحانی اجتماع اپنی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات کے طیّب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے اپنی نوعیت اور اپنے رنگ کا ایک لاثانی اجتماع ہوتا ہے۔ اس کے طفیل انہیں تین دن رات ایسے میسر آتے ہیں جن میں انہیں انقطاع الی اللہ کے باعث ہمہ وقت اجتماعی ذکر الٰہی میں مشغول رہنے اور درد و الحاح سے دعائیں کرنے اور قبولیتِ دعا کے حظ سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے کی غیر معمولی توفیق ملتی ہے۔

علوم و معارف اور حقائق و دقائق کے خزانے جس بے حساب طریق پر اس اجتماع میں لٹتے ہیں وہ اسے ذیلی تنظیموں کے دوسرے تمام اجتماعات سے ممتاز کر دکھاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز، روح پرور اور ولولہ انگیز خطابات حقیقی معرفت کے اسرار پر سے پردہ اٹھا کر روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کئے اور اجتماع میں شریک احباب کو روحانی بلندیوں میں محو پرواز بنائے بغیر نہیں رہتے۔ دلوں کے زنگ دھل جاتے ہیں، روحیں ایک نئی بالیدگی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے مغزوں سے فزوں تر ہونے سے دلوں میں خدمتِ اسلام کا نیا جوش نیا ولولہ اور نئی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ الغرض ہر دل ایک وقت اصفیٰ میسر آنے کے باعث روحانی کیف سے بھر جاتا ہے۔ پھر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا خطاب بھی اپنے رنگ میں کچھ کم ایمان افروز اور کم روح پرور نہیں ہوتا۔ مزید برآں علماء کرام کی اہم علمی، دینی، تربیتی اور روحانی موضوعات پر سلسلہ وار ٹھوس اور پُر مغز تقاریر اپنی جگہ علمی اور روحانی غذا بہم پہنچا رہی ہوتی ہیں۔ اس طرح اجتماع میں ہمہ وقت ایک روحانی ضیافت کا سماں بندھا رہتا ہے اور اجتماع روحانی سیری و سیرابی کا باعث ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں منعقد ہونے والے ایسے سراپا برکت اجتماع میں شمولیت ایک ایسی سعادت ہے جس کے حصول کے لئے اگر انصار اللہ کو اپنا سب کچھ بھی لٹانا پڑے تو یہ گھاٹے کا نہیں بلکہ بے انداز نفع کا سودا ہے۔ ہم جانتے ہیں اور اس میں ہمیں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ وہ ہزاروں خوش نصیب انصار جو سال بسال اس اجتماع میں شمولیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے فیضیاب ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے چلے آرہے ہیں وہ امسال بھی بشرط عدم موانع قویہ دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے۔ ان کے واسطے تو یہ امر ممکنات میں سے ہے کہ اجتماع منعقد ہو اور وہ اڑ کر نہ پہنچیں۔ وہ جذبۂ بے اختیار کے ماتحت بے تحاشہ اڑتے ہوئے اس دفعہ بھی آئیں گے اور اس شان سے آئیں گے کہ کوئی دنیوی مصروفیت بھی انہیں آنے سے باز نہ رکھ سکے گی۔

البتہ ایسے جاں نثار و وفا شعار اور سراپا ایثار انصار کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے ہم ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جذبۂ بے اختیار کے ماتحت خود ہی تشریف نہ لائیں بلکہ اپنے اُن بھائیوں کو بھی بکثرت ساتھ لائیں جو ابھی تک روحانی نعمتوں کے اس خوانِ یغما سے محروم چلے آ رہے ہیں اور ابھی اس محرومی سے ہنوز بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ آسمانی رحمتوں اور فضلوں کے اُس دروازہ کو جو خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل ان کے لئے کھولا گیا ہے انہوں نے خود اپنی سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے اپنے پر بند کر رکھا ہے۔ جس جس نئے بھائی کو بھی وہ اپنے ہمراہ لائیں گے اُسے آئندہ پھر کبھی ترغیب دینے کی ضرورت پیش نہ آئے گی، اس لئے کہ جو بھی آئے گا وہ ایک دفعہ لذّت یاب ہونے کے بعد پھر کبھی محروم رہنے کا خیال بھی دل میں نہ لائے گا اور آئندہ خود بخود کھنچا چلا آئے گا۔ ہاں ہر سال ہی نئے احباب کو ترغیب دینے اور ہمراہ لانے کی ضرورت باقی رہے گی اور رہنی بھی چاہیئے۔ کیونکہ دیئے سے ہمیشہ دیا روشن ہوتا چلا آیا ہے۔

پس اجتماع کی عظیم الشان برکات اور اس کے طیّب و شیریں ثمرات کے اے لذّت یاب انصار! جذبۂ شوق کے ماتحت امسال نہ صرف خود آؤ بلکہ نئے انصار کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ہمراہ لاکر انہیں بھی اجتماع کی برکات سے بہرہ ور کرنے کا وسیلہ ٹھہرو اور اس طرح دُہرے ثواب کے عند اللہ مستحق بنو۔ تمہارے لئے یہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی روحانی حیات کا ثبوت دینے اور پہلے سے بھی بڑھ کر حیاتِ نو سے ہمکنار ہونے کا ایک انمول موقع ہے۔ اس موقع کو ہرگز ہرگز ضائع نہ ہونے دو بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے پُرانے ہی نہیں بلکہ نئے انصار کو بھی اس موقع پر ربوہ آنے اور اجتماع میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے یہانتک کہ شمولیت کرنے والے انصار کی تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو جائیں۔ اور وہ سب اجتماعی ذکر الٰہی میں شریک ہو کر اور نمازِ تہجّد کے دوران درد و الحاح سے دعائیں کر کے قبولیت دعا حظ اٹھائیں اور اس طرح خدائی افضال کو جذب کر کے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنیں۔

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

گہوارۂ کتاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو خلافت لائبریری کی نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس تعلق میں مکرم ثاقب زیروی صاحب نے درج ذیل نظم ارسال فرمائی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

ربوہ کی سرزمیں تو امینِ بہار ہے
تو قدسیوں کے علم و ادب کا دیار ہے
پُر نور کیوں نہ ہو گا یہ گہوارۂ کتاب
"فضلِ عمر" کا نام ہے ہمدوشِ آفتاب
"محمودؓ" کی بصیرتِ پیہم ہے جلوہ گر
معمور اُن کی یاد سے ہر شب ہے۔ ہر سحر
نکھرے ہیں بخت ناصرِ دینِ متیں سے
ہے ساری روشنی اسی مہرِ مبین سے
یہ رسمِ افتتاح کتابوں کے گھر کی ہے
کیا شانِ التفات اک اہلِ نظر کی ہے
قربان اُن پہ فکر و نظر علم و آگہی
پھیلائیں دہر میں جو کتابوں کی روشنی
اس سیلِ علم و فضل سے سب فیض یاب ہوں
ذرّے یہاں کے ہمسرِ صد آفتاب ہوں
ہر سو ملے حسین اُجالوں کا بانکپن
ہر اہلِ ہوش آ کے کرے اکتسابِ فن
جاری رہے مسیحؑ کے علم و ادب کا نُور
ہر فکر کو جِلا ملے۔ ہر ذہن کو شعور

ثاقب زیروی
۲۳ اکتوبر ۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ بو کی تعمیر - ایک بے مثال وقار عمل

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج مشن سیرالیون)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران مورخہ ۱۰؍ مئی کو بو میں جو سیرالیون کا دوسرا بڑا شہر ہے اور ایک عرصہ تک مشن کا مرکز بھی رہا ہے احمدیہ سنٹرل مسجد کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی تھی اس کی تعمیر کا کام قریباً ایک سال تک جاری نہ ہو سکا اس سال مئی میں اس کی بنیادیں وغیرہ بھرنے کا کام شروع کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے جولائی میں باقاعدہ تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ جس کی نگرانی مکرم مبارک احمد صاحب نذیر اور مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر پوری توجہ سے کرتے رہے۔ اور وقتاً فوقتاً خاکسار بھی وہاں جاتا رہا اور کام کا جائزہ لیتا رہا۔

مسجد گو پہلے ہی خدا تعالیٰ کے فضل بڑی تھی مگر جماعت نے مزید گنجائش کے لئے مستورات کے لئے چھت سے قبل ایک گیلری ڈالنے کی تجویز کی۔ چنانچہ مسجد کی دیواریں جب ۹ فٹ تک پہنچ گئیں۔ تو گیلری پر کنکریٹ ڈالنے کا وقت آ گیا جس کے لئے مورخہ ۲ ستمبر بروز اتوار مقرر کیا گیا تاکہ اجتماعی وقار عمل سے یہ کام انجام دیا جائے اس کے لئے نہ تو پتھر تھا — اور نہ ہی ریت مگر ہفتہ کے روز مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر۔ مکرم مبارک احمد صاحب نذیر اور انچارج علی روجرز یہ دونوں چیزیں مہیا کرنے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے خدا تعالیٰ نے ایسی تائید فرمائی کہ نہ صرف یہ چیزیں ہمیں سستے داموں مل گئیں بلکہ ایک غیر از جماعت دوست نے ایک لاری مفت پتھر اور ریت کی ٹرانسپورٹ کے لئے ان کے حوالے کر دی کہ سارا دن اسے استعمال کریں اور شام کو واپس کر دیں اس میں صرف چند روپوں کا پیٹرول ڈالا گیا۔

خاکسار اس غرض کے لئے ہفتہ کے روز بو سے فری ٹاؤن پہنچ گیا اس شام ہمارے ایک احمدی دوست الحاج مامانا ساکو کی ایک جوان سال لڑکی جو سیکنڈری سکول میں پڑھتی تھی اور بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھی اس کی حالت خراب ہو گئی اور کل صبح کو وہ فوت ہو گئیں لہٰذا اتوار کے روز جو وقار عمل ہونا تھا وہ ملتوی کر دیا اور دوست مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں مشغول ہو گئے۔ بعد تدفین تمام حاضرین سے جن میں کافی مقدار غیر از جماعت احباب کی بھی تھی۔ خاکسار نے خطاب کیا اور اسلامی تعلیمات کی رو سے ایسے موقع پر صبر و ضبط کی تلقین کی۔ اب وقار عمل کے لئے ۷ ستمبر جمعہ کا دن مقرر کیا گیا۔

چنانچہ وقت مقررہ پر مکرم مبارک احمد صاحب نذیر مع نعیم احمد صاحب جوارو سے بو پہنچ گئے۔ ۸ بجے بو سے بھی مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور مکرم بشیر احمد صاحب اختر تشریف لے آئے۔ بو میں مکرم انور حسن صاحب اور باقی اساتذہ اور سیکنڈری سکول کے بعض طلباء نیز پرائمری سکول کے اساتذہ و بعض طلباء اور بو شہر کے ممبران مولوی منصور احمد صاحب بشیر کی سرکردگی میں اس کام کے لئے تیار تھے خاکسار کا بھی ارادہ تھا کہ صبح چل کر جمعہ تک پہنچ جاؤں گا مگر بعد میں بعض وجوہات کی وجہ سے رکنا پڑا اور انہیں فون پر اطلاع دی کہ کام شروع کر دیں۔

کام چونکہ کچھ زیادہ اور مشکل تھا اسلئے شروع میں انہیں کچھ گھبراہٹ ہوئی کہ یہ کام ایک دن میں نہیں ہو سکے گا۔ پھر اس لئے بھی کہ جمعہ کے لئے بھی وقت نکالنا تھا اور خاکسار نے پرنسپل صاحبان کو ایک میٹنگ کے لئے فری ٹاؤن بھی بلایا ہوا تھا اسلئے کچھ مایوسی سی تھی۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کام شروع کر دیا۔

عین ایک بجے بو سے مکرم مبارک احمد صاحب کا فون آیا کہ میرا بو پہنچنا ضروری ہے کیونکہ ان کے فری ٹاؤن آنے سے کام رک جائے گا۔ لہٰذا خاکسار جمعہ کی نماز کے معاً بعد بو روانہ ہو گیا۔ میرے ساتھ مکرم حامد اقبال صاحب اور مکرم عبدالرزاق صاحب بھی تھے۔ جو اسی روز پاکستان سے آئے تھے ہم رات کے ۸ بجے بو پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مسجد کی چھت پر رنگ برنگ کے بلب روشن ہیں اور وقار عمل پورے زور شور سے جاری ہے مجھے بتایا گیا کہ مجھ سے قبل تیسرا حصہ بھی کام کا ختم نہیں ہوا تھا۔ مگر بعد میں احباب میں کچھ ایسا جوش پیدا ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آج جیسے بھی ہو گیلری کی کنکریٹ ڈال کر جانا ہے چنانچہ ہر شخص نے اپنی ہمت سے بڑھ کر کام شروع کر دیا۔ ہمارے پاکستانی اساتذہ مبلغین۔ سکول پرائمری کے اساتذہ سکولز کے بچے جماعت کے مرد اور عورتیں سب ہی بڑے جوش سے کام کرتے نظر آتے سیرالیون کی تاریخ میں یہ ایک پہلا موقع تھا کہ اس طرح منظم رنگ میں ایک جماعت وقار عمل کر رہی ہو۔ صبح سے شام ہوئی اور شام کے بعد رات مگر ان کے استقلال میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں آئی۔ اور وہ ایسے ہی کام کر رہے تھے۔ جیسے کہ ایک تازہ دم انسان کام شروع کرتا ہے۔ فضاء نعرہ ہائے تکبیر اسلام۔ احمدیت اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے بار بار گونج رہی تھی جو غیر از جماعت لوگوں کے لئے ایک عجیب کیفیت پیدا کر رہی تھی اور وہ سڑک پر گذرتے ہوئے اس نظارہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے بلکہ بعض غیر از جماعت دوست تو خود بھی اس کام میں شریک ہو گئے۔ آخر وقت تک پورے جوش سے کام کرتے رہے خاکسار نے وہاں پہنچ کر جب چھت پر جا کر کام کا جائزہ لیا تو مجھے بھی کچھ فکر ہوئی کہ یہ کام آج رات کس طرح ختم ہو گا کیونکہ ابھی کافی حصہ باقی تھا۔ مگر جس سے بھی بات کی اس نے یہی کہا کہ فکر نہ کریں۔ ہم یہ کام انشاء اللہ ختم کر کے سوئیں گے چھت کی ایک جانب ہمارے بزرگ احمدی الحاج علی روجرز کھڑے تھے یہ وہی ہیں جنہوں نے نہ صرف مالی امداد مشن کی غیر معمولی طریق پر کی ہے۔ بلکہ اپنی جائداد کا ایک حصہ بھی مشن کے نام ہبہ کر دیا ہوا ہے اور بو کا مشن ہاؤس اور پریس انہی کی دی ہوئی دو عمارتوں میں چل رہا ہے۔ میں نے ان سے بات کی وہ تھکن سے چور چور تھے۔ مگر ان کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ کہنے لگے میں خوش کیوں نہ ہوں جب کہ میری زندگی کی آخری مراد بر آ رہی ہے۔ میری یہ خواہش تھی کہ میں زندگی میں بو میں احمدیہ سنٹرل مسجد کی تعمیر دیکھ لوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے وہ دیکھنے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے چھت پر ہی نماز شروع کر دی اور خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔ جب سے مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا ہے اس بزرگ نے اپنا سارا کام کاج بند کر دیا ہے اور دن رات تعمیر کے کام میں مدد دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی صحت و عمر میں برکت ڈالے۔

بہر حال یہ کام جاری رہا اور سب بچے بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ مرد گو تھکاوٹ سے ان کے جسم چور چور تھے۔ مگر کام کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکے تھے۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ آخر انہوں نے وہ کر دکھایا جس کا انہوں نے عہد کیا تھا اور رات کے ۱۰ ½ بجے ان ہمت اور استقلال کے پتلوں نے قریباً چار صد مکعب فٹ کنکریٹ ڈال کر گیلری کو مکمل کر دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی اور سب اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ بچوں کی حالت دیکھنے کے قابل تھی وہ آخر وقت تک کام کرتے رہے جو بڑوں کے لئے قابل رشک امر تھا۔ اس طرح سے ہماری بو مسجد جس کی بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا کے حضور دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ اس کی ایک منزل ابھی ختم ہوئی ہے۔ اس کے بعد برآمدہ پر چھت پڑے گی اور پھر عمارت مکمل ہونے پر آخری چھت ڈالی جائے گی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس خانہ خدا کو جلد از جلد مکمل کرنے کی توفیق بخشے۔

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور دنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی ابوالفضل محمود صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابوالفضل محمود صاحب مرحوم)

۱۹ر تبوک (۱۹ ستمبر) کو پونے چار بجے صبح نماز فجر سے قبل مولوی صاحب اپنے پیارے مولا حقیقی کو پیارے ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ کو احمدیت کی تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا اور پھر آپ اپنے خرچ سے کتب کی اشاعت کرتے اور پھر مفت تقسیم کرتے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے دوستوں نے بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی نے ایک واقعہ سنایا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میرے سسرال میں میرے رشتہ داروں میں سے کسی نے دعوت کی وہ غیر از جماعت تھے۔ جب میں ان کے ہاں گئی تو میرا خیال تھا کہ وہ نہیں جانتے ہوں گے کہ میں کس خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ لیکن جب انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو اور آپ کے خاندان کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ہمیں آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا تو میں بہت حیران ہوئی اور میں نے کہا کیسے؟ تب انہوں نے بتایا کہ آپ کی جماعت کے جو مولوی ابوالفضل صاحب ہیں انہوں نے آپ سب کا تعارف کروایا ہوا ہے اور انہوں نے بعض کتب بھی ہمیں دی ہوئی ہیں۔ آپ نے بچیوں سے اس واقعہ کا بہت خوشی سے اظہار فرمایا اور فرمایا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے والد صاحب نے قابل قدر تبلیغی کام کیا ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جب مولوی صاحب کی وفات کے موقعہ پر تعزیت کے لئے تشریف لائیں تو آپ نے میرے بیٹے عزیز قمر احمد کو بڑی شفقت سے دلاسہ دیتے ہوئے اپنا ایک مبشر خواب سنایا۔ آپ نے فرمایا میں نے قادیان میں جب غالباً آپ کا کوئی بہن بھائی نہیں تھا یا ایک دو بہت چھوٹے ہوں گے خواب میں دیکھا کہ آپ کے والد صاحب ایک نہایت چمکدار سائیکل پر سوار ہیں اور ٹریکٹ جن میں سے شعاعیں نکل رہی ہیں بڑی تیزی سے تقسیم کر رہے ہیں۔ اور ان کے بیٹے بھی مختلف سمتوں میں نئی نئی سائیکلوں پر اسی قسم کے ٹریکٹ جلدی جلدی بانٹ رہے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ خواب میں نے اپنے بڑے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو سنایا تو آپؓ نے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا یہ مولوی صاحب کے حق میں بڑا بابرکت خواب ہے اور فرمایا کہ ان کی اولاد بہت ترقی کرے گی اور اسے خدمت دین کی توفیق ملے گی۔ یہ خواب سن کر حضرت سیدہ نواب بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ آپ کو کس بات کا فکر ہے اللہ تعالیٰ خود آپ کا حامی و ناصر ہے۔ آپ سب اس خواب کی تعبیر کو بہترین طور پر پورا کرنے والے ثابت ہوں اور خوب خدمت دین کریں۔ یہ خواب آپ نے اپنی قیام گاہ پر بھی میری بچیوں کو سنایا اور اس کو پورا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

مکرم مولوی صاحب نے قادیان میں سلور یا گولڈن جوبلی کے موقعہ پر کچھ ٹریکٹ اور پچاس روپے جارج پنجم کو بطور تحفہ بھیجے اور کہا میں آپ کے شایان شان دعوت نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ حقیر سا تحفہ قبول فرمائیں۔ جارج پنجم نے تحفہ قبول کرتے ہوئے مولوی صاحب کو جوابی خط بھیجا اور شکریہ ادا کیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے جارج پنجم کے خط کو ان کی فوٹو کے ساتھ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا اور تبلیغ کی غرض سے تقسیم کیا۔

مولوی صاحب مرحوم سر مرزا اسماعیل صاحب ریاست میسور کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں تبلیغ شروع کر دی۔ جب تبلیغ کی وجہ سے مخالفت شروع ہوئی تو سر مرزا اسماعیل صاحب نے کہا آپ یہاں تبلیغ نہ کریں۔ مولوی صاحب نے کہا میں تبلیغ کی غرض سے یہاں آیا ہوں۔ اگر اس کی اجازت نہیں تو میں یہاں نہیں ٹھہروں گا۔ اس پر سر مرزا اسماعیل صاحب نے کہا اچھا آپ تبلیغ کریں اور جتنا عرصہ چاہیں قیام کریں میں آپ کی ہر ممکن مدد کروں گا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے پورے تین ماہ ریاست میسور اور بنگلور میں تبلیغ کی اور اس دوران ان کو شاہی مہمان کی حیثیت سے باعزت طریق سے رکھا گیا۔

مولوی صاحب مرحوم کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ خاندان مسیح موعود سے خاص عقیدت تھی۔ آپ کو درثمین کے اشعار خصوصاً بہت پسند تھے آپ بچوں کو یہ اشعار یاد کرنے کی تلقین کرتے اور درثمین کے نسخے کثیر تعداد میں یہاں ربوہ میں بھی آکر تقسیم کئے۔ ۱۹۶۲ء میں مکرم عبداللہ صاحب جلد ساز سے بہت سے نسخے درثمین کے خرید کر لائے ان پر پاکستان اور غیر ممالک خصوصاً ہندوستان کے بڑے بڑے امراء اور افسران کے ایڈریس لکھے اور بچوں سے کہا ان کو فوراً پوسٹ کر دو۔ غیر از جماعت لوگوں کو ہر سال اپنی جیب سے کرایہ دیتے کہ وہ جلسہ سالانہ پر آکر استفادہ کریں بعض لوگ کرایہ تو وصول کر لیتے۔ مگر جلسہ پر نہ آتے۔ لیکن اگلے سال آپ پھر انہیں کرایہ دیتے کہ شاید اس مرتبہ ہی ان کے دل میں جلسہ سالانہ پر آنے کا شوق پیدا ہو۔ آپ ان تبلیغی کاموں کا ذکر خود کبھی گھر میں نہ کرتے بلکہ ان کے دوستوں سے ان کا علم ہوتا۔

میں سب بہن بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو بھی خدمت دین اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں انصاراللہ کی نہایت اہم ذمہ داری

وقف جدید کا سال ۳۱ر دسمبر ۷۲ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ بہت قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن وقف جدید کی آمد ابھی معتدبہ کم ہے۔ وقف جدید کی تحریک سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی آخری اور جماعتی تنظیم و برکات کے لئے ایک اہم تحریک کی حیثیت رکھتی ہے۔ زعماء و دیگر عہدیداران انصاراللہ کو اس امر کا فوری طور پر جائزہ لینا چاہیئے کہ کوئی بچہ بوڑھا مرد یا عورت ایسا نہ ہو جو اس تحریک میں شرکت سے محروم رہے۔ نیز حسب حیثیت وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کا بھی فوری طور پر جائزہ لیا جائے اور اپنی مساعی کی باقاعدہ طور پر رپورٹ بھجوائی جائے۔ امید ہے جملہ عہدیداران و اراکین انصاراللہ اس الٰہی تحریک کے کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لے کر افضال و انعامات الٰہیہ کے وارث ہوں گے۔

قائد وقف جدید انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

تبصرہ:-

روشن ستارے (جلد اول)

مؤلفہ:- مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ

سائز:- ۱۸×۲۲/۸ حجم ۱۶۰ صفحات۔

ناشر:- رشید احمد خان قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ کچہری روڈ کراچی

زیر نظر کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے نو صحابہؓ کے سوانح سیرت درخشندہ کارناموں اور نہایت ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے اس کا مطالعہ کرنے سے صحابہ کرامؓ کے صدق وصفا، اخلاص و وفا، ذوق شوق، ولولہ عشق، خدمت و فدائیت اور بے نفسی و للّٰہیت کی ایک مسحور کن جھلک آنکھوں کے سامنے آکر قاری کو ایک اور ہی عالم میں پہنچا دیتی ہے اور ان اوصاف کو اپنانے کا جذبہ دل میں ابھر کر صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی تڑپ پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ بالخصوص ہر احمدی طفل اور ہر احمدی نوجوان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس کا بغور مطالعہ کرکے اور اپنے عمل سے صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کو زندہ کر دکھائے۔ انداز بیان شگفتہ اور دلکش ہے۔ کاغذ بہت عمدہ اور کتابت و طباعت نہایت نفیس۔ سرورق بہت خوبصورت اور دیدہ زیب۔ کتاب پر قیمت درج نہیں۔ ربوہ میں شاید خود فاضل مصنف سے دستیاب ہوسکے۔

دعائے مغفرت

برادرم چوہدری محمد اعظم خان صاحب (سابق کارکن نظارت بیت المال) کے والد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب ولد چوہدری محمد عثمان خان صاحب ساکن بلڑی شاہ کریم ضلع حیدرآباد سندھ جو مکرم چوہدری عبدالسلام خان صاحب باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اکبر تھے۔ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۲۲ر ستمبر کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

شریف احمد کھوکھر کارکن نظارت بیت المال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سولھویں سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ
کا
پروگرام

۱۵ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اول

وقت	پروگرام	
۰۰-۴ تا ۱۰-۴	(بعد دوپہر) تلاوت قرآن مجید	مکرم قاری محمد عاشق صاحب
۱۰-۴ تا	دعا	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
	عہد	تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں
	افتتاحی خطاب	درخواست کی جائے گی۔
۴۰ منٹ	تفریحی و ورزشی مقابلہ جات	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	
۳۰-۷ تا ۳۵-۷	(رات) تلاوت قرآن مجید	مکرم حافظ مسعود احمد صاحب
۳۵-۷ تا ۴۰-۸	سالانہ رپورٹ کارگزاری	ناظرین کرام مرکزیہ
۴۰-۸ تا ۵۰-۸	درس حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
۵۰-۸ تا ۵۰-۹	شوریٰ	
	شب بخیر	

۱۶ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ

اجلاس اول

وقت	پروگرام	
۲۰-۴ تا ۰۰-۵ صبح	نماز تہجد	
۰۰-۵ تا ۳۵-۵	نماز فجر	
۳۵-۵ تا ۵۰-۵	درس قرآن مجید	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب
۵۰-۵ تا ۵۰-۶	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	
۱۵ منٹ	(اسوہ حسنہ بلحاظ عبادات)	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
۱۵ منٹ	(بلحاظ معاملات)	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ
۱۵ منٹ	(عدل و انصاف)	مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم
۱۵ منٹ	(شفقت علیٰ خلق اللہ)	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
۵۰-۶ تا ۴۵-۸	ناشتہ	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	
۴۵-۸ تا ۵۳-۸	تلاوت قرآن مجید	مکرم صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۵۳-۸ تا ۰۰-۹	نظم	مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب
۰۰-۹ تا ۱۵-۹	درس قرآن مجید	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۵-۹ تا ۳۰-۹	آنحضرتؐ کا عالی مقام	مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ
۳۰-۹ تا ۴۵-۹	حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب (کراچی)
۴۵-۹ تا ۰۰-۱۰	جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات (مسلمانوں کی ترقی کے سلسلہ میں)	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۰۰-۱۰ تا ۱۵-۱۰	(اشاعت اسلام)	نسیم سیفی
۱۵-۱۰ تا ۳۰-۱۰	ابتلاؤں کے وقت مومنوں کا شیوہ	مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل
۳۰-۱۰ تا ۴۵-۱۰	تحریک تعلیم القرآن	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۴۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱	تحریک وقف عارضی	مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما
۰۰-۱۱ تا ۰۰-۱۲	انعامی تقریری مقابلہ	

عنوانات	منصفین
۱- حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے	۱- مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۲- فضیلت اسلام	۲- مکرم چوہدری انور حسین صاحب
۳- اسلام میں اطاعت کی اہمیت	۳- نسیم سیفی
۴- انصار اللہ کے فرائض	
۵- اسوہ حسنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	
۶- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	
۷- خلافت ثالثہ کی تحریکات	

وقت	پروگرام	
۰۰-۱۲ تا ۱۰-۱۲	نظم	مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل
۱۰-۱۲ تا ۲۵-۱۲		مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۲۵-۱۲ تا ۳۰-۲	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام	

اجلاس سوم

وقت	پروگرام	
۳۰-۲ تا ۳۵-۲	بعد دوپہر تلاوت قرآن مجید	مکرم حافظ مسعود احمد صاحب (سرگودھا)
۳۵-۲ تا ۴۵-۲	نظم	مکرم عبد السلام صاحب اختر
۴۵-۲ تا ۰۰-۳	درس قرآن مجید	مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
۰۰-۳ تا ۱۵-۳	درس ملفوظات (مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
۱۵-۳ تا ۳۰-۳	، (سچائی)	مکرم مرزا عبد الحق صاحب (سرگودھا)
۳۰-۳ تا ۴۵-۳	، (باہمی محبت و مودت)	مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف
۴۵-۳ تا ۵۵-۳	نظم	مکرم عبد المنان صاحب ناہید (لاہور)
۵۵-۳ تا ۳۰-۴	ہمارے عقائد	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب
۳۰-۴ تا ۴۵-۴	منافقین کی علامات از روئے قرآن و حدیث	مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی
۴۵-۴ تا ۳۰-۵	۱- اجلاس ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع و مجلس مرکزیہ (۲) ورزشی مقابلہ جات	
۳۰-۵ تا ۰۰-۸	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس چہارم

وقت	پروگرام	
۰۰-۸ تا ۰۵-۸	تلاوت قرآن مجید	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۰۵-۸ تا ۱۵-۸	نظم فارسی	مکرم نثار احمد صاحب فاروقی
۱۵-۸ تا ۴۵-۹	تقسیم انعامات و اسناد	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
	خوشنودی و خطاب	صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۱۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار

اجلاس اول

وقت	پروگرام	
۲۰-۴ تا ۰۰-۵ صبح	نماز تہجد	
۰۰-۵ تا ۳۰-۵	نماز فجر	
۳۰-۵ تا ۴۵-۵	درس قرآن مجید	مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر
۴۵-۵ تا ۰۰-۶	درس حدیث النبیؐ	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
۰۰-۶ تا ۱۵-۶	وقف زندگی (حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی رو سے)	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۵-۶ تا ۳۰-۶	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اطاعت کا نمونہ	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ
۳۰-۶ تا ۰۰-۷	ذکر حبیب علیہ السلام	
۰۰-۷ تا ۳۰-۸	وقفہ برائے ناشتہ	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	
۳۰-۸ تا ۳۷-۸	تلاوت قرآن مجید	مکرم مولوی عبد العزیز صاحب
۳۷-۸ تا ۴۵-۸	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۴۵-۸ تا ۱۵-۹	قیام صلوٰۃ اور انصار اللہ کی ذمہ داری	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۵-۹ تا ۱۰-۱۰	سوال و جواب (سوالات اختلافی یا سیاست سے متعلق نہ ہوں گے)	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ـ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ـ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب جواب دیں گے
۱۰-۱۰ تا ۲۵-۱۰	ایک عظیم الشان نشان	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۲۵-۱۰ تا ۳۵-۱۰	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۳۵-۱۰ تا ۱۰-۱۱	خطاب	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ
۱۰-۱۱ تا ۲۰-۱۱	نظم	مکرم ثاقب صاحب زیروی
۲۰-۱۱	اختتامی خطاب ـ عہد و دعا ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے گی۔	

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار کرنیوالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سولھواں ۱۶ سالانہ اجتماع

۱۵ - ۱۶ - ۱۷ / اخاء ۱۳۵۰ ہش
اکتوبر ۱۹۷۱ء

کو

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوکر ایک نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں

مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اول

وطن کی سالمیت اور حفاظت کے لئے تمہاری طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہیئے تمہارے ذہن ہر قربانی کے لئے تیار اور تمہارے عمل تمہارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ سارے پاکستانی ہی مادر وطن کی سالمیت پر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں لیکن ایک احمدی کو تو بہر حال کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے صرف یہ نہیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ انہیں دوسروں کی طرف دیکھے بغیر قربانیوں میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا ہمارے سر خدا تعالیٰ کے حضور اس کے شکر کے طور پر جھک جانے چاہئیں کہ اس نے ہمیں خدمت کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ جو لوگ آقا کے مقام پر کھڑے ہوتے ہیں وہ اگر اثر و رسوخ اور دولت کی بنا پر یہ مقام حاصل کرتے ہیں تو ان میں لالچ پیدا ہو جاتا ہے وہ جائز ناجائز ذرائع سے مال جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں حقدار کو اس کے حقوق ادا نہیں کرتے دوسرے انسان کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے وہ ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے جو ان پر عاید کی گئی ہیں اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے بھی دھتکار دیئے جاتے ہیں اور انسان کی نگاہ بھی انہیں عزت سے نہیں دیکھتی اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آقا بنا دیتا ہے ان کے لئے بھی بڑے خطرہ اور خوف کا مقام ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات گاڑ دی تھی کہ دکھیا دنیا تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔ لیکن ایک خادم کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اس کا سر خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر سجدہ ریز رہتا ہے وہ بلند ہوتا ہی نہیں اس کے لئے یہی فخر کا مقام ہوتا ہے کہ اس کا سر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر پڑا رہے۔ اس لئے اس کے گرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ تو صرف اس وقت بلند ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ اسے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جب کسی کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لے تو اس کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ پس خدا تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے اس قوم پر جس کو اس نے خادم کا مقام عطا فرمایا۔ خادم کا احساس دیا اور خدمت کا جذبہ عطا کیا۔ یہی مقام آج خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دیا ہے اور یہی مقام ہر احمدی نوجوان کا ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاؤ اپنے سر دل کو اونچا مت کرو اور خدمت کے مقام کو کبھی نہ بھولو۔

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے خدمت۔ اخوت اور پیار کی جو تعلیم دی ہے وہ ہمہ گیر اور عالمگیر ہے وہ کسی قوم ملک اور زمانہ سے خاص نہیں اس لئے بلا امتیاز رنگ و نسل ہر ایک کی خدمت کرو۔ تم اس شخص کی بھی خدمت کرو جو تمہارا جان نثار رہے اور تم اس شخص کی بھی خدمت کرو جس نے اپنی ساری زندگی تمہاری مخالفت میں صرف کر دی ہے بلکہ تم نے ہر اس چیز کی خدمت کرنی ہے جو ہمارے محبوب و مطلوب خدا کی خلق ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان مخلوق الٰہی کا کوئی حصہ تمہاری خدمت سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

اس بصیرت افروز تقریر کے بعد حضور نے اختتامی دعا فرمائی۔ عہد دہرایا اور پھر حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ موجودہ حالات میں خیال تھا کہ شاید کم مجالس اس اجتماع میں شامل ہوں لیکن پچھلے سال کی نسبت ان کی تعداد میں زیادتی ہوئی ہے پچھلے سال ۱۵۰ مجالس اجتماع میں شامل ہوئی تھیں مگر اس سال ۲۲۸ شامل ہوئی ہیں پھر خدام بھی حسب تعداد میں آئے ہیں۔ وہ بھی خوش کن ہے انہوں نے بڑی ہمت سے کام لیا ہے اور اپنا قدم آگے ہی بڑھایا ہے۔ اس کی وجہ سے ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتے رہنا چاہیئے۔

آخر میں حضور نے خدام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت کرتے ہوئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمام خدام کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور ملک و ملت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور کی اس ولولہ انگیز تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷